

کشمیری مسلمانوں کی نسل کشی کی جا رہی ہے!

گرگیری ایچ سٹینٹن (Gregory H. Stanton) بنیادی طور پر قانون دان ہے۔ پوری عمر امریکہ کی بہترین یونیورسٹیوں میں قانون کی تعلیم دیتا ہا۔ ان میں واشنگٹن اور یونیورسٹی بھی شامل ہے۔ نہ صرف امریکہ، بلکہ گرگیری، سوازی لینڈ کی ایک یونیورسٹی میں پروفیسر رہا۔ 1981 میں اسکے ذہن میں انسانی حقوق اور انگلی پامالی کے متعلق نایاب خیالات پیدا ہوئے۔ محسوس کیا کہ طاقتور قومیں کمزور اور مکحوم لوگوں پر بے پناہ ظلم کرتیں ہیں۔ مگر ظلم کو ماپنے کیلئے کوئی موثر پیمانہ موجود نہیں ہے۔ ظلم کی تعریف کیا ہے۔ کیسے ثابت کیا جاسکتا ہے کہ واقعی ظلم ہو رہا ہے۔ اگر طاقتور فریق مصائب برپا کر رہا ہو تو وہ ہر چیز کو کنٹرول کرنے کی حیثیت رکھتا ہے۔ باہر کی دنیا اور غیر متعصب فریقین کو معلوم ہی نہیں ہونے دیتا کہ کمزور لوگوں پر کیا قیامت برپا کر دی گئی ہے۔ گرگیری نے ییل (Yale) یونیورسٹی میں کبوڈیا میں انسانوں کے قتل عام کو دنیا کے سامنے لانے کیلئے ایک پراجیکٹ شروع کیا۔ بنیادی طور پر یہ کیسر ووج کے مظالم کو موثر طریقے سے دنیا کے سامنے لانے کا باعث بنا۔ گرگیری، انسانی حقوق کی بحالی کیلئے دنیا کی سب سے مضبوط آواز بن گیا۔ رو انڈا، برونڈی اور سلطی افریقہ میں انسانی قتل عام کے متعلق اقوام متحده نے جتنے موثر اقدامات لیے، وہ تمام گرگیری نے ترتیب دیے تھے۔ اس نے موزمبیق میں سول وارختم کروانے میں کلیدی کردار ادا کیا۔ وسیع عملی تحریکات نے گرگیری کو انسانیت کے بنیادی اصولوں کے آزاد ہندزدیک کر دیا۔ 1999 میں اس نے Genocide Watch نام کی ایک تنظیم بنائی۔ جس کا کام دنیا بھر میں لوگوں کے ساتھ زیادتی اور ظلم کو دلیل کی بنیاد پر سامنے لانا تھا۔ یہ تنظیم چوبیں ملکوں میں کام کر رہی ہے۔ یہ بین الاقوامی حیثیت کی این جی او ہے۔ اسے این جی او ہی کہنا چاہیے۔ تنظیم کا لفظ اسلیے استعمال کر رہا ہوں کہ ہمارے ملک میں چند لوگوں نے این جی او کے نام کو فرنگی سازش کا دوسرا نام بنادیا ہے۔ بہر حال اس تنظیم کے ساتھ پوری دنیا میں ستر مزید انسانی حقوق کی تنظیمیں شامل ہیں۔ Genocide Watch انسانوں کی نسل کشی پر نظر رکھنے والا انتہائی معترض اور موثر ادارہ بن چکا ہے۔

Genocide Watch نے ٹھیک ایک ہفتہ پہلے مقبوضہ کشمیر کی موجودہ صورت حال کا تفصیلی جائزہ لیا ہے۔ اسکی ایما پر انسانی حقوق کا ایک گروپ کشمیر گیا۔ سات اگست سے لیکر تیرہ اگست تک کشمیر کے تمام پُر آشوب علاقوں کا دورہ کیا۔ ہر قسم کے لوگوں سے ملاقات کی۔ اسی گروپ میں کویتا کرشنن، جین ڈریز نام کا ماہر اقتصادیات اور میونا مولا شامل تھیں۔ ان لوگوں نے انتہائی غیر متعصب طریقے سے کشمیر میں ہندوستانی فوج کے ظلم و ستم کا تفصیلی مطالعہ کیا۔ دہلی پر لیس کلب میں اس گروپ کی لیڈر کویتا کرشنن کو مقامی انتظامیہ نے مظالم کی ڈاکومنٹری دکھانے سے روک دیا۔ مگر انگلی پر لیس کافنس کوئیں روک پائے۔ اسکے بقول پورے مقبوضہ کشمیر میں مسلمانوں کی نسل کشی کی سرکاری کوشش کی جا رہی ہے۔ وادی کے مسلمانوں میں ہندوستانی حکومت کے خلاف از حد غصہ اور نفرت موجود ہے۔ گروپ کی تحقیق نے ثابت کیا کہ مقامی مسلمانوں کو اقتصادی طور پر ہندو تاجر کا غلام بنانے کی بھرپور کوشش کی جا رہی ہے۔ پوری وادی میں حالیہ آئینی تبدیلی کے انتہائی منفی اثرات مرتب ہوئے ہیں۔ میمونہ نے کشمیر کیلئے ”جیل“ کے لفظ استعمال کیے جو جھوٹوں میں پوری دنیا میں پھیل گیا۔ کویتا کرشنن نے

پر لیں کانفرنس میں مودی حکومت کے اس بیان کو جھوٹ قرار دیا کہ کشمیر میں صورتحال نارمل کی طرف لوٹ رہی ہے۔ دھان پان کی اس بہادر ہندو خاتون نے ڈنکے کی چوٹ پر دنیا کو بتایا کہ پوری وادی میں ذرا لمحہ ابلاغ، ٹیلیفون، موبائل فون اور ہر طریقے کے رابطے کے طریقوں پر سرکاری پابندی ہے۔ چار ہزار نوجوان کشمیریوں کو جیل کا سامنا ہے۔ ان پر تھڑا ڈگری تشدد کیا جاتا ہے۔ پوری جدوجہد میں ستر ہزار کشمیری جاں بحق ہو چکے ہیں۔ روزمرہ کی اقتصادی سرگرمیاں بھی تقریباً ختم ہو چکی ہیں۔ چودہ اگست کو شائع ہونے والی اس روپورٹ اور پر لیں کانفرنس نے دنیا کو ہلاکر کر کھڑا لایا ہے۔ اس گروپ کے پیچے Genocide Watch پوری طاقت کے ساتھ کھڑی ہے۔ گروپ کی روپورٹ آنے کے بعد Genocide Watch نے اعلان کر دیا ہے کہ کشمیر میں سرکاری سرپرستی میں مسلمانوں کی نسل کشی کی جا رہی ہے۔ یہ ایک چارج شیٹ ہے جو کہ مودی سرکار کے خلاف شائع کی گئی ہے۔ بھارتی حکومت کے پاس اسکا آج کی تاریخ تک کوئی جواب نہیں ہے۔

ڈاکٹر گریگری نے نسل کشی کے دس مرحلے ترتیب دیے ہیں۔ ہر مرحلے پر تحقیق کی روشنی میں ثبوت پیش کیے جاتے ہیں اور اسکے بعد فیصلہ کیا جاتا ہے کہ انسانی حقوق کی صورتحال کیا ہے۔ پہلا مرحلہ Classification کا ہے۔ اس میں لوگ ہم اور وہ میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ یعنی دو مخالف فریقین۔ اسکے مطابق ہندو اور سکھ بھارتی فوج، مقامی مسلمانوں کے خلاف برسر بیکار ہے۔ پورا کشمیر و طبقوں یا کلاسز میں بٹ چکا ہے۔ دوسرا مرحلہ Symbolisation کا ہے۔ اسکے مطابق کشمیری مقامی لوگ، اپنے مذہب، لباس اور عبادات گاہوں کی بدولت باقی تمام فریقین سے مختلف ہیں۔ یعنی انکی زندگی کے تمام Symbols بقیہ فریقین سے از حد مختلف ہیں۔ تیسرا مرحلہ Discrimination کا ہے۔ اس میں اقتصادی طبقاتی جنگ حد درجہ ا ہم ہے۔ 1999 تک ہندو اقلیت اقتصادی طور پر حد درجہ مضبوط تھی۔ مودی نے اس اقتصادی تفریق کو اب حد درجہ زیادہ تو انداز کرنے کی عملی کوشش کی ہے۔ اگلی سیڑھی ہے۔ کشمیر میں مسلمان کو بنیادی طور پر انسانی دائرہ سے نکال کر دہشت گرد، علیحدگی پسند، مجرم اور باغی قرار دیدیا گیا ہے۔ یعنی اگر آپ مسلمان ہیں تو لازم ہے کہ آپ دہشت گرد ہیں اور بھارت کی مرکزی حکومت کے خلاف ہیں۔ یعنی بغیر کسی ثبوت کے مسلمانوں کو دہشت گرد تسلیم کر لیا گیا ہے۔ اسکی اگلی سڑی ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ سرکاری فوج، پولیس اور پیرالمٹری فورسز وہ سرکاری قوتیں ہیں جو اجتماعی طور پر پوری وادی کو کنٹرول کرتیں ہیں۔ اس تنظیم کے مطابق اگلا مرحلہ ہے۔ اس روپورٹ کے مطابق مودی اور بی جے پی نے براہ راست مسلمانوں کے خلاف نفرت پیدا کی ہے۔ انڈیا میں سوچ میڈیا کی اکثریت بی جے پی کی حکومت کے زیر اثر ہے اور وہ جھوٹی معلومات قصد افراہم کرتا ہے۔ ساتواں قدم Preparation کا ہے۔ اسکے مطابق مودی نے سرکاری قوت کے لحاظ سے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ کشمیر پر فوجی کنٹرول بالکل درست ہے۔ ”حتمی فیصلے“ کی تیاری ہو چکی ہے۔ اگلا مرحلہ Persecution کا ہے۔ اسکے مطابق کشمیر میں مسلمانوں کو پابند سلاسل کیا جاتا ہے۔ انہیں بدترین تشدد کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ مسلمان عورتوں کی عصمتی دری بالکل عام ہے۔ بلکہ ایک منظم پالیسی کے مطابق کیا جاتا ہے۔ اسکے علاوہ مسلمان مرد، عورتوں اور بچوں کو سرکاری پشت پناہی پر قتل کیا جا رہا ہے۔ لواحقین کو کسی قسم کا کوئی انصاف مہیا نہیں جا رہی ہے۔ اسکے علاوہ مسلمان مرد، عورتوں اور بچوں کو سرکاری پشت پناہی پر قتل کیا جا رہا ہے۔ لواحقین کو کسی قسم کا کوئی انصاف مہیا نہیں

کیا جاتا۔ یہ تمام اقدام حکومت کی ایما پر ہو رہے ہیں۔ Extermination اس روپورٹ کی وہ سٹیج ہے جس میں پچیس لوگوں سے زیادہ کے مرنے کے واقعات بیان کیے گئے ہیں۔ 1990 سے اس طرح کے درجنوں واقعات ہوئے ہیں جن میں سرکاری اداروں نے بے دریغ لوگوں کو ختم کیا ہے۔ یہ مرحلہ آج بھی جاری ہے۔ ہندوستان کی فوج اور پولیس کشمیر میں مسلمانوں کو گروہ کی صورت میں مار رہی ہے۔ آخری مرحلہ Denial Watch کا ہے۔ Genocide Watch نے ثابت کیا ہے کہ آج تک ہندوستانی فوج یا پیرالمٹری فورس کے کسی فرد کے خلاف، ظلم و ستم برپا کرنے پر کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ بلکہ مودی حکومت ہر الزام کی نفی کرنے میں مصروف ہے۔ انکے نزدیک وہ تو کشمیر کی ترقی میں مصروف ہیں۔ انکا کوئی سرکاری فربخی قتل، عصمتیت دری، تشدد کے کسی واقعہ میں ملوث نہیں۔

ان دس مراحل میں ٹھوس ثبوت مہیا کرنے کے بعد Genocide Watch نے اقوام متحده کو لکھا ہے کہ ہندوستان کو وارنگ دی جائے کیونکہ وہ کشمیر میں مسلمانوں کی نسل کشی کر رہا ہے۔ روپورٹ میں لکھا گیا ہے کہ اقوام متحده کے زیر اثر تمام ممالک ہندوستان کو اس نسل کشی سے باز رکھیں۔ کشمیری مسلمانوں پر مظالم پر پاکستانی حکومت کے بعد، یہ سب سے موثر آواز ہے۔ ویسے اس روپورٹ میں آسام کا بھی ذکر ہے۔ جہاں بیتیں لاکھ مسلمانوں کو ہندوستان شہریت سے محروم کیا جا رہا ہے۔ ایک نیا قانون بنایا جا رہا ہے۔ جسکے مکمل ہونے کے بعد، یہ لاکھوں مسلمان، عقوبت خانوں میں بند کر دیے جائیں گے۔ مودی سرکار کے کہنے پر آسام کی حکومت، اپنے شہریوں کی فہرست از سر نو ترتیب دے رہی ہے۔ تھوڑے ہی عرصے میں آسام میں ایک خوفناک سانحہ برپا ہو گا اور ان گنت مسلمان کیڑے مکوڑوں کی حیثیت اختیار کر جائیں گے۔

انہائی تکلیف دہ سچ یہ بھی سامنے آیا ہے کہ کشمیری مسلمانوں کے حق میں آواز اٹھانے کیلئے کوئی بھی اسلامک ملک سامنے نہیں آیا۔ تمام دنیا میں مسلمان ممالک نے حقیقی طور پر اپنا عملی وزن ہندوستان کے حق میں ڈال دیا ہے۔ ترکی نے چند بیانات ضرور دیے ہیں۔ مگر مشرق و سطی کے ممالک، بھر پور طریقے سے ہندوستان کے ساتھ ہیں۔ پاکستان کے حکام کو صرف بتایا جاتا ہے کہ انہیں اس مسئلہ پر از حد تشویش ہے۔ مزید، دونوں ممالک کو باہمی مسائل بات چیت سے حل کرنے چاہیے۔ کشمیری مسلمانوں پر ظلم و ستم کے متعلق کسی مسلمان ملک کو توفیق نہیں ہوئی کہ بر ملا اسکی مخالفت کرے اور اسے روکنے کیلئے سفارتی اقدامات میں پاکستان کا ساتھ دے۔ بلکہ یو اے ای نے تو انتہائی بد تہذیبی کا مظاہرہ کیا ہے۔ مودی کو اس نازک موقعہ پر، سول ایوارڈ سے نوازا نابر اہ راست پاکستان کے بیانیے کی تو ہیں ہے۔ اس میں پاکستان سے نفرت اور حسد کا جذبہ بھی نظر آتا ہے۔ سعودی عرب اس موقعہ پر انڈیا کے ساتھ بھر پور نئے تجارتی معائدے کر رہا ہے۔ یعنی پوری دنیا میں واحد ہمارا ملک ہے جو مظلوم کشمیریوں کی آواز بن کر ابھرا ہے۔ یہ آواز کتنی طاقتور ہے، اس پر کچھ نہیں کہا جاسکتا۔ مگر کیا یہ مجھے فکر یہ نہیں کہ کشمیری مسلمانوں کے حق میں مضبوط ترین آوازیں مغربی ممالک سے اٹھی ہیں۔ وہ ممالک جنہیں ہم کافر قرار دیتے ہیں۔ جو ہمارے بقول جہنمی ہیں۔ بہر حال Genocide Watch نے نحیف اور کمزور کشمیریوں کے حق میں آواز اٹھانے کا حق ادا کر دیا ہے۔ ہماری نہیں، تو شائد انکی بات کہیں سنی جائے؟

